بیرم خان

مؤلف	:	پروفسر سکمار رے
مرتّب	:	ڈاکٹر حسن علی بیگ
ناشر	:	انسٹی ٹیوٹ آف سنٹرل اینڈ ویسٹ ایشین اسٹڈیز، ۱۰۹- فیکلٹی آف آرٹس، یونیورسٹی آف کراچی - کراچی
سالِ اشاعت	:	۱۹۹۲ء
صفحات	:	۲۸۷
قیمت	:	دو سو روپے

چند برس پہلے ڈاکٹر حسن علی بیگ، منشی دیبی پرشاد کائستھ کی تالیف "خانِ خاناں نامہ - سوانح عمری خانِ خاناں عبدالرحیم خان" [کراچی: انسٹی ٹیوٹ آف سنٹرل اینڈ ویسٹ ایشین اسٹڈیز (۱۹۸۹ء)] کی جدید اشاعت کے لیے کام کر رہے تھے، اس دوران میں انہیں پروفیسر سکمار رے (۱۹۰۵ء - ۱۹۸۷ء) کی غیر شائع شدہ انگریزی کتاب "بیرم خان" کے بارے میں معلوم ہوا۔ پروفیسر جدو ناتھ سرکار نے سکمار رے کی اولیں کتاب [Humayun in persia کلکتہ: رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال (۱۹۴۸ء)] کے دیباچے میں بیرم خان پر ان کے کام کی شاندار لفظوں میں تعریف کی تھی۔ ڈاکٹر حسن علی بیگ پروفیسر سکمار کے اہلِ خاندان سے کتاب کا مسوّدہ اور کچھ کمپوز شدہ حصہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ انھوں نے مسوّدے کی نوک پلک درست کی اور اب وہ کتاب چھپ کر اہلِ ذوق کے ہاتھوں میں ہے جس کا انتظار ۱۹۴۸ء سے کیا جا رہا تھا۔

بیرم خان قراقویونلو ترکوں کے "بہارلو" قبیلے کا چشم و چراغ تھا۔ قراقویونلو ترکوں نے پندرہویں صدی کے نصف اول میں ایران اور خلیج فارس کے نواحی علاقے میں نمایاں سیاسی کردار ادا کیا تھا۔ بیرم خان کے آباء و اجداد قراقویونلو ترکوں کے عروج اور اقبال میں پورے طور پر شامل تھے۔ بیرم خان، ظہیر الدین بابر سے منسلک ہوا اور بابر کے بیٹے ہمایوں اور پوتے اکبر کی ریاست و سیاست میں کلیدی کردار

کا حامل رہا۔ دو سال اور چند ماہ کے مختصر عرصے کے علاوہ ہر حال میں وہ ہمایوں کے ہمراہ رہا۔ یہ بیرم خان ہی تھا جس کے مشورے پر ہمایوں نے ایران کی راہ لی تھی۔ اکبر کے ابتدائی دورِ حکومت میں وہ بلاشرکتِ غیرے اقتدار کا مالک تھا۔ ۱۵۵۵ء سے، جب ہمایوں نے کھویا ہوا تخت دوبارہ حاصل کیا، ۱۵۶۱ء میں بیرم خان کی وفات تک مغل تاریخ، بہت حد تک بیرم خان کی سوانح عمری ہے۔

بیرم خان اپنے معاصر مؤرخین سے لے کر عہد حاضر کے اہل قلم تک، سب کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ عبدالرحیم خانِ خاناں سے وابستہ عبدالباقی نہاوندی نے "ماثر رحیمی" میں اپنے ممدوح (عبدالرحیم) کے ساتھ اس کے والد بیرم خان کے بارے میں بنیادی معلومات مہیا کر دی تھیں تاہم معاصر مؤرخین کے باہم مخالف اور متضاد بیانات نے پروفیسر سکمار رے جیسے اہلِ علم کو تلاش و جستجو اور تحقیق و تنقیح کی جانب راغب کیا۔ انہوں نے پوری محنت سے کتاب مرتّب کی ہے۔ انہوں نے سابق اہلِ علم کی لغزشوں سے بھی پردہ اٹھایا ہے تاہم انہوں نے اپنے ہیرو "بیرم خان" کے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کی جو دلائل کی کسوٹی پر پوری نہ اترتی ہو۔ ونسنٹ سمتھ نے بلاخمین کے انگریزی ترجمہ "آئین اکبری" سے غلط استباط کرتے ہوئے بیرم خان کا سالِ ولادت ۱۵۲۴ء متعین کیا ہے اور یہی سال ولادت بعد کی درسی کتابوں میں نقل در نقل ہوتا رہا ہے۔ پروفیسر رے نے بحث و تحیص کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ بیرم خان غالباً ۱۴۹۷ء میں پیدا ہوا تھا، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس سے چند سال پہلے پیدا ہوا ہو۔ (ص ۱۳)

بیرم خان کے بارے میں یہ روایت ملتی ہے کہ ظہیرالدین بابر نے ایک موقع پر اپنے بیٹے نصیرالدین ہمایوں کو بیرم خان کی صلاحیتوں کے بارے میں کہا کہ اگر مخاطب یعنی ہمایوں جیسا اس کا ہونہار بیٹا نہ ہوتا تو وہ بیرم خان کو بیٹا بنا لیتا اور اسے ہی جانشین بناتا۔ پروفیسر رے کو یہ روایت اس لیے درست معلوم نہیں ہوتی کہ بابر جو اپنی خود نوشت میں معاصر افراد اور واقعات کی بڑی واضح تصویر پیش کرتا ہے، وہ اتنے اہم (اگر بیرم خان، بابر کی نظر میں واقعی اہم تھا) فرد کے بارے میں ایک لفظ تک کیوں نہیں لکھتا۔

پروفیسر رے کے اندازِ بحث و نظر کے حوالے سے کتاب مغل تاریخ اور تذکرہ نگاری میں ایک اہم اضافہ ہے۔ تاہم بعض اوقات انہوں نے بیرم خان کی ذاتی زندگی کے بارے میں عمومی رائے اختیار کر لی ہے اور "اختلاف" کو چنداں اہمیت نہیں دی۔ ان کی رائے میں بیرم خان شیعہ تھا اور یہی مسلکی لگاؤ تھا جس کی بنا پر اس نے ہمایوں کو ایران جانے کا مشورہ دیا تھا۔ (کتاب میں شامل اضافی حواشی میں اس مسئلے کو صاف کر دیا گیا ہے)۔ شیخ محمد غوث گوالیاری کے بارے میں پروفیسر رے نے کسی واضح رائے کا اظہار نہیں کیا۔ ان کے بقول "یہ کہنا مشکل ہے کہ محمد غوث گوالیاری واقعتاً ایک صوفی تھے یا محض ڈھونگ رچائے ہوئے تھے"۔ (ص ۱۷۶)

زیرِ نظر کتاب کے مرتّب جناب ڈاکٹر حسن علی بیگ نے ترتیب و تدوین میں بڑی محنت کی ہے مگر ٹائپ کی اغلاط بہت زیادہ ہیں۔ دو صفحات (ص ۲۶۳ - ۲۶۴) کے اغلاط نامے کے باوجود کئی اغلاط گرفت میں نہیں آسکیں۔ صفحہ ۱۵۹ پر بابر کی صاحبزادی (اہلیہ مرزا نورالدین) کو پہلے گلبرگ بیگم لکھا گیا ہے اور چند سطروں کے بعد اسے "گلرنگ خانم" بتایا گیا ہے۔ صفحہ ۱۷۶ پر محمد غوث گوالیاری کی تالیف "جواہر خمسہ" کو Aljh waheru-ul-Khams درج کیا گیا ہے۔ اعلیٰ تحقیقی اداروں کی شائع کردہ کتب میں اغلاط کی موجودگی کوئی اچھا تاثر پیدا نہیں کرتی۔

بیرم خان کے بارے میں انسٹی ٹیوٹ آف سنٹرل ایشین اینڈ ویسٹ اسٹڈیز کی یہ تیسری کتاب ہے۔ ۱۹۷۱ء میں بیرم خان کا فارسی اور ترکی کلام شائع کیا گیا تھا۔] ۱۹۸۹ء میں بیرم خان کے فرزند عبدالرحیم خان خاناں پر دیبی پرشاد کائستھ کی تالیف جدید مقدمہ و حواشی کے ساتھ شائع کی گئی۔ امید ہے انسٹی ٹیوٹ اسی طرح ان شخصیات کے بارے میں تالیفات کا سلسلہ جاری رکھے گا جو بیک وقت وسطی ایشیا اور برصغیر سے تعلق رکھتی تھیں۔ (اختر راہی)

Tatarstan: Past and Present

(تاتارستان: ماضی و حال)

مرتّبین	:	ایم-زیڈ-ذکی، جے-اے-ایلن، ایس-اکینز
ناشر	:	اسکول آف اورینٹل اینڈ افریقن اسٹڈیز، یونیورسٹی آف لندن، لندن
سالِ اشاعت	:	۱۹۹۲ء
صفحات	:	۵۳
قیمت	:	درج نہیں

تاتارستان، رشین فیڈریشن کی حدود میں سولہ خود مختار جمہوریاؤں میں سے بلحاظ آبادی دوسری بڑی جمہوریہ ہے۔ (سب سے بڑی خود مختار جمہوریہ بشکیریا ہے۔) تاتارستان قدرتی وسائل اور بالخصوص تیل کی دولت سے مالامال ہے، صنعتی اعتبار سے ترقی یافتہ اور مواصلات کے حوالے سے رشین